سیر و سوانح

کیا البیرونی سندھی تھے؟

پروفیسر ڈاکٹر محمد صابر خاں

ابوریحان محمد ابن احمد البیرونی (وفات - ۴۴۲/۱۰۵۰) دنیا کے ایک بڑے عالم اور سائنسداں تھے۔ اُن کی جائے پیدائش کے متعلق کافی اختلافات ہیں[1] عرصۂ دراز سے اس موضوع پر کافی لکھا جاتا رہا ہے۔ اس کے متعلق مختلف مسلمان مورخین و علماء و ادباء کی رایوں کو فرمان فتحپوری نے اپنے ایک مضمون میں جمع کر دیا ہے شمس الدین محمد بن محمود شہر زوری، ابن ابی اصیبعۃ، ابن حوقل، ابوالفداء اور حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ البیرونی البیرون میں پیدا ہوئے تھے جو سندھ کا ایک شہر ہے۔ اس لحاظ سے البیرونی سندھی ہیں اور ہندوستانی بھی۔ موجودہ دَور کے ایک فرانسیسی مورخ ایم۔ رینآد نے بھی لکھا ہے کہ البیرونی کی جائے پیدائش "بیرون" (سندھ کا ایک شہر) ہے۔

فرمان فتحپوری کا قول ہے کہ قاہرہ کی معجم المطبوعات اور مولوی عبدالحئی کی نزھتہ الخواطر میں ہے کہ البیرونی بیرون سے منسوب ہے جو سندھ کا ایک شہر ہے بعض مورخین اور علماء نے تحریر کیا ہے کہ اس شہر کا نام اصل میں بیرون نہیں ہے بلکہ نیرون ہے جو سندھ میں موجودہ حیدرآباد کے قریب ایک شہر تھا۔ یہ لفظ بیرون ہو یا نیرون اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ البیرونی کیوں کہلاتے ہیں

---

[1] ۲۶ر نومبر ۱۹۷۳ء سے ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۳ء تک ایک بین الاقوامی سمینار البیرونی پر پاکستان کے شہر کراچی اور اسلام آباد میں منعقد ہوا تھا جس میں ساری دنیا کے علماء و دانشوروں نے حصہ لیا تھا۔ اس کا اہتمام حکیم سعید صاحب نے "ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن" پاکستان کے تحت کیا تھا۔ اس میں جو مقالات پڑھے گئے وہ ۱۹۷۹ء میں تقریباً ساڑھے آٹھ سو صفحات میں کراچی سے شائع ہوئے تھے۔ اس میں ڈاکٹر فرمان فتحپوری کا ایک مقالہ "ابوریحان محمد بن احمد البیرونی کی جائے پیدائش کا قضیہ" کے عنوان سے شامل تھا (صفحات ۸۲۷ - ۸۳۷)

اور کیا اُن کی جائے پیدائش البیرون یا النیرون ہے؟

مشہور مورخ ابن الاثیر، القلقشندی اور ایک مشہور جغرافیہ داں ابن سعید نے بھی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے کہ البیرونی کا تعلق البیرون سے ہے جو دیبل اور منصورہ کے درمیان ایک شہر تھا۔

فرمان فتحپوری نے اس رائے کو مسترد کر دیا ہے کہ البیرونی کا بیرون یا نیرون یا سندھ سے کوئی تعلق ہے ۔ یہ صرف ان کی رائے نہیں ہے بلکہ ازمنہ وسطیٰ کے بعض دوسرے علماء و مورخین نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے۔ منجملہ اور علماء کے عبدالکریم سمعانی، یاقوت الحموی نے بھی لکھا ہے کہ وہ البیرونی اس لیے کہلاتے تھے کہ وہ خوارزم میں بس گئے تھے لیکن وہ بیرون خوارزم سے آئے تھے اور اس ملک کے باشندے خوارزم سے باہر کے آئے ہوئے لوگوں کو البیرونی کہتے ہیں۔ اس رائے کو موجودہ دور کے دوسرے علماء نے بھی قبول کر لیا ہے۔ مثلاً سید حسن برنی، علی اکبر دہ خدا، ڈاکٹر ایڈورڈ سخاؤ، مولانا عبدالسلام ندوی، نیاز فتحپوری، اور دائرۃ المعارف الاسلامیہ اردو کے مولفین۔

اس طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ البیرونی کے نام اور ان کی جائے پیدائش کے متعلق علماء کے دو گروہ ہیں پہلے گروہ میں ازمنہ وسطیٰ کے بیشتر علماء ہیں جن کی رائے یہ ہے کہ البیرونی کی نسبت سندھی شہر البیرون سے ہے اور وہی اُن کی جائے پیدائش ہے۔ دوسرے گروہ میں چند علماء ہیں جن کا خیال ہے کہ البیرونی خوارزم کے باہر کسی مقام میں پیدا ہوئے تھے اور اسی لیے وہ البیرونی کہلاتے تھے۔ ڈاکٹر ڈی۔ جے۔ بواہو نے اپنے ایک مقالے میں لکھا ہے کہ البیرونی الخوارزم کے دارالسلطنت کتھ کے باہر کسی مقام پر پیدا ہوئے تھے۔ اس لیے البیرونی کہلاتے تھے۔ (دیکھئے "انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ جدید ایڈیشن، جلد اول (۱۹۶۰ء ص ۱۲۳۶)

موجودہ دور کے کئی اکابر علماء نے دوسرے گروہ کی رائے کو تسلیم کر لیا ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ پہلا گروہ اپنی رائے کے حق میں ثبوت پیش کرتا ہے جبکہ دوسرے گروہ کے پاس کوئی خاص ثبوت نہیں ہے۔ وہ یہ واضح طور پر بتا نہیں سکتے کہ اگر البیرونی کی جائے پیدائش سندھ کا شہر البیرون نہیں ہے تو پھر کون سا شہر ہے؟ صرف یہ لکھ دینا کہ وہ خوارزم سے باہر کسی شہر میں پیدا ہوئے تھے ایک غیر یقینی سی بات

ہے۔ پروفیسر محمد صغیر حسن معصومی نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ البیرونی نے خود تحریر کیا ہے کہ وہ ۳ رذی الحجہ ۳۶۲ھ کو خوارزم میں پیدا ہوئے تھے لیکن اس کا کوئی ثبوت یا ماخذ کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ (دیکھئے ان کا مقالہ بعنوان Al-Biruni's Creeds as Depicted in his works کراچی کے بین الاقوامی سمینار کی روداد جس کی تفصیل صفحۂ اول کے حاشیے پر درج ہے، ص۳۸۸) اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ سندھ کے شہر البیرون میں پیدا ہوئے تھے اس کے بعد وہ خوارزم چلے آئے اور کہیں نہیں گئے اسی لیے ان کو البیرونی کہا جاتا ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ البیرونی کو الخوارزم سے غیر معمولی محبت تھی۔ وہ یہاں کی خوارزمی زبان بھی جانتے تھے اور انھوں نے خوارزم کی ایک تاریخ بھی لکھی تھی جس کا نام "کتاب المسامرۃ فی اخبار خوارزم" تھا۔ افسوس کہ وہ کتاب ہم تک نہیں پہنچی ہے۔ وہ ۳۹۹/۱۰۰۸ میں خوارزم کے سلطان ابوالحسن علی بن مامون کے دربار سے منسلک ہو گئے تھے اور کم از کم سات سال تک ان کی اور ان کے بھائی خوارزم شاہ ابوالعباس مامون بن مامون کی خدمت کرتے رہے۔

(۲)

ستمبر ۱۹۷۹ء میں مجھے اتاترک کلچر مرکزی کی دعوت پر ایک بین الاقوامی سمینار میں مقالہ پیش کرنے کے لیے انقرہ (ترکی) کا سفر کرنا پڑا۔ سمینار کے اختتام کے بعد میں نے استنبول کا سفر کیا اور ترکی کے مشہور کتب خانوں مثلاً سلیمانیہ لائبریری اور توپ کپی سرائے لائبریری وغیرہ میں چند مخطوطات کا مطالعہ کیا۔ توپ کپی سرائے لائبریری میں ایک مخطوطہ میری نظر سے گزرا جو البیرونی کی جائے پیدائش کے متعلق بہت اہم ہے اس کی اطلاع مجھے پروفیسر آئیدین سائیلی کی کتاب "بیرونی ارمغان" سے ملی تھی۔ اور میں نے اس مخطوطے کا خاص طور سے مطالعہ کیا۔ اس کے مصنف شیخ احمد بن علی زنبیل المحلّی المنجّم الرّمّال ہیں۔ کتاب کا نام قانون الدنیا ہے اور اس کا نمبر رواں ۱۶۲۸ ہے۔ یہ مخطوطہ ۹۷۰ھ مطابق ۱۵۶۲ء میں لکھا گیا تھا۔ فہرست کا نمبر ۶۵۶۲ ہے۔ اس میں ۶۶۵ اوراق ہیں۔ ہر صفحے پر ۲۹ سطریں ہیں۔ اس میں مصوّری

کے نمونے ہیں۔ اس مخطوطے کی ابتدا یوں ہوتی ہے۔

کتاب قانون الدنیا وعجائبہا الشیخ احمد بن علی زنبیل المحلّی المنجم الرمال

اور اس کا خاتمہ یوں ہوتا ہے:۔

وکان الفراغ من هٰذہ النسخة علی ید العبد الفقیر المعترف بالعجز والتقصیر الراجی عفو ربه القدیر احمد بن علی بن المرحوم حسن السعودی غفر اللّٰه له ولوالدیه ولجمیع المسلمین فی یوم الاربعاء المبارک الثالث والعشرین من ذی القعد الحرام ستة سبعین وتسعمائته

اس مخطوطے میں مندرجہ ذیل نوٹ بھی ہے۔

الحمد للّٰه علی التوفیق واستغفر اللّٰه من کل تقصیر خادم الفقیر بشیر اغای دار السعادہ الشریفة

اس میں البیرونی کے حالاتِ زندگی بھی درج ہیں لکھا ہے۔

البیرونی هو الاستاذ ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی منسوب إلی بیرون وهو مدینه فی السند، کان مشغولاً بالعلوم الحکمیة فاضلاً فی علم الهیئة والنجوم وله نظر جید فی صناعة الطب۔

اوپر کی عبارت سے ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ بیرونی کی جائے پیدائش ہندوستان میں سندھ کا ایک شہر "البیرون" تھا۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس مخطوطہ کے مصنف نے پہلے گروہ کے علماء میں سے کسی ایک سے یہ قول نقل کیا ہو۔ اس طرح ایک اور مصنف کا اضافہ ہوا جو البیرونی کو سندھی سمجھتا تھا۔

بہرحال راقم السطور کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ کوئی ایسا ثبوت مل گیا ہے جس سے یہ یقینی طور پر کہا جا سکے کہ البیرونی سندھی تھے۔ لہٰذا ہندوستانی تھے۔ اس مختصر مقالے کا مقصد ایک اور مخطوطے کی طرف دنیا کے علماء اور محققین کی توجہ مبذول کرانا ہے کہ زمنہ وسطیٰ کا ایک اور مصنف بھی البیرونی کو سندھی اور ہندوستانی سمجھتا تھا۔